190

ٹیلیفون نمبر ۱۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَزْ اَلْفَضْلِ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے

جلد ۲۹	۲۔ ماہ فتح ہش ۱۳۲۰	۱۲۔ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۶۰ ھ	۲۔ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ ء	نمبر ۲۷۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

نیروبی سے آمدہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی مبارک احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یکم دسمبر کو ۵ بجکر ۴۰ منٹ (نیروبی کا وقت) پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیرت کے بارہ میں ریڈیو پر تقریر کریں گے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو دو دن سے بخار نہیں ہوا۔ مگر نقاہت بہت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

۲۷۔ نومبر خان صاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کی لڑکی حمیدہ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ ہوا جس میں بہت سے احباب مدعو تھے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲۔ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۶۰ ھ

موجودہ جنگ میں قیامت اور جہنم کے نظارے

یہ حقیقت کئی بار واضح کی جا چکی ہے کہ موجودہ عالمگیر جنگ دنیا کے لئے ایک ایسا عالمگیر عذاب ہے جس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں پائی جاتی۔ (اور اس بات کا ہر عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کو اعتراف ہے) اس کے ساتھ ہی ان حادثات اور الم ناک واقعات کے رو سے یہ بھی ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ یہ عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق واقعہ ہو کر آپ کی صداقت دنیا کے کونے کونے میں ظاہر کر رہا ہے کیونکہ جو غیر معمولی نشانات اور خوفناک حالات کا ذکر آپ نے آج سے کئی سال قبل فرمایا۔ وہ اب حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اور جوں جوں جنگ طول پکڑ رہی ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ واضح ہوتے جا رہے ہیں۔ اس قدر واضح کہ ان کے دیکھنے والے وہی الفاظ ان کے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عالمگیر عذاب کی جو پیشگوئی فرمائی۔ اس میں فرمایا:۔

"اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین میں اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔"

پھر فرمایا:۔

"وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک **قیامت کا نظارہ دیکھے گی**۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۶)

ان سطور میں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں کیا یہ بالکل درست نہیں۔ کہ اس وقت تک جنگ کی وجہ سے اس قدر موت ہو چکی ہے کہ خون کی نہریں چل رہی ہیں۔ پھر اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس جنگ میں پرند اور چرند بھی بڑی کثرت سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ اور یہ بھی بالکل واقعہ ہے۔ کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی۔ بمباریوں سے اکثر مقامات اس طرح زیر و زبر ہو چکے ہیں۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ وہ دن آ گئے۔ جب کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ چنانچہ ماسکو کی ۲۷۔ نومبر کی ایک خبر ۳۰۔ نومبر کے اردو اخبارات میں "ماسکو میں قیامت کا منظر" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے:۔

"ماسکو پر جرمنوں نے جو یلغار شروع کی ہے۔ اس کے گیارہ دن کے بعد لاشوں کے تودے اور تباہ شدہ ٹینکوں کے ملبہ کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے۔ کہ ماسکو کے محاذ پر جرمنوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ وہ ہر قیمت پر ماسکو پر قبضہ کریں گے۔ لاتعداد کمپنیاں اور بٹالین توپخانہ کے گولوں کی زد میں آکر مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں لیکن جرمن افسر اس **قیامت خیز تباہی** کے باوجود اپنے سپاہیوں پر زور دے رہے ہیں کہ وہ آگے بڑھے جائیں۔ ورنہ ماسکو پر جرمن شکست کھا جائیں گے۔" (ٹریبیون ۳۰ نومبر)

اس خبر میں ماسکو پر جرمنوں کی چڑھائی اور اس کے نتیجہ میں تباہی کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اسے "قیامت خیز تباہی" اور ماسکو میں "قیامت کا منظر" قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ وہی الفاظ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عذاب کی خبر دیتے ہوئے آج سے کئی سال قبل تحریر فرمائے تھے۔

ماسکو کی ایک اور اطلاع ترکی اخبار "وطن" کے حوالہ سے اخبارات میں یہ شائع ہو چکی ہے کہ انقرہ کے اخبار "وطن" کے ایڈیٹر کے ساتھ ایک انٹرویو میں ایک جہاز "Kurultust" کے قافلہ کے ایک ممبر نے کہا۔ کہ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں دوزخ کو دیکھ کر آ رہا ہوں۔

ترکش ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے یہ جہاز یونان بھیجا گیا تھا۔ اس شخص نے کہا۔ ہم لوگ جو کچھ پڑھتے ہیں۔ حالت اس سے سو گنا زیادہ خطرناک ہے ہم شہر میں چلتے ہوئے خوف کھاتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کو ہم دیکھتے تھے۔ ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتے تھے۔

ایک اور ترک نے جو ابھی یونان سے آیا ہے بتایا۔ کہ ایتھنز میں بھوک کی وجہ سے کم سے کم بیس آدمی روزانہ مرتے ہیں۔"

یہ عذاب کی انتہا ہے۔ جس کے نظارے دنیا دیکھ رہی ہے۔ کاش اہل ہند ان سے اب بھی عبرت حاصل کریں۔ جن کے لئے ابھی توبہ کا موقعہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی میں یہ فرما چکے ہیں۔ کہ "توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا عطیہ سال ہشتم عطا فرمایا

تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیوں میں مجاہدین تحریک جدید کا شاندار لبیک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ہشتم کی مالی قربانی کا مطالبہ مخلصین جماعت سے فرما دیا - حضور کے دونوں کو صاف کرنے والے کلمات طیبات جو حقائق و معارف سے بریز ہیں جلد سے جلد پیش کئے جائیں گے - انشاء اللہ تعالیٰ

اس مطالبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین کو پُر زور تحریک فرمائی ہے کہ ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی رنگ میں مالی وسعت عطا فرمائی ہو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکریہ میں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے قربانیوں میں نمایاں اضافہ پیش کرے - "تحریک جدید" کی قربانیاں اسی لئے ہیں کہ جماعت میں قربانیوں کی روح پیدا کی جائے - پس تحریک جدید کی قربانیاں بطور امتحان کے ہیں - حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ مبارک پڑھنے کے بعد ہر شخص جس کے دل میں ایمان کی چنگاری ہے - اس کا ایمان اسے مجبور کرے گا کہ وہ اپنے امام کی اقتدا میں تحریک جدید کی قربانیوں میں نمایاں اضافہ کرے -

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس اصول کے ماتحت اپنا اسوۂ حسنہ جو احباب کیلئے پیش فرمایا ہے وہ ہر مومن مخلص سے مطالبہ کر رہا ہے - کہ اسے بھی آٹھویں سال میں پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے - چنانچہ حضور نے آٹھویں سال میں اپنی طرف سے تیسرے سال کے دئے ہوئے عطیہ پر پچاس فیصدی اضافہ فرمایا - یعنی اس سال حضور نے اپنے تیسرے سال کی رقم کو ڈیوڑھا کر دیا - اور ۲۶۱۰ روپیہ کی رقم عطا فرما دی ہے - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد سب سے پہلے یہ کام کیا کہ اپنا سال ہشتم کا عطیہ نقد بھجوا دیا - جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

پس وہ احباب جو سمجھتے ہیں کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہی سعادت ہے - انہیں اپنا وعدہ سال ہشتم نمایاں اضافے کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے تا وہ سابقون کے ثواب میں بھی شامل ہو سکیں - اور اپنی موعودہ رقم کو جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے تا وہ ادائیگی کے لحاظ سے بھی السّابقون کی پہلی فہرست میں آجائیں - چنانچہ (۱) میاں محمد احمد خان صاحب نے گذشتہ سال اپنے اور اپنے بچوں اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے ۸۰ روپے دئے تھے - مگر اب حضور کا خطبہ سنکر ۱۶۰ روپے کا وعدہ جو گذشتہ سال سے دوگنا ہے فرمایا - جزاھم اللہ احسن الجزا

حضرت سیدہ ام المومنین مدظلہا العالی کا وعدہ ۳۶۲ روپے حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا وعدہ ۲۷۴ روپے - اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا وعدہ ۶۷ ہے - یہ سب وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہیں - صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے ۱۰۳ روپے گذشتہ سے اضافہ کے ساتھ وعدہ فرمایا - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا وعدہ ۳۲۴ روپے اضافہ سے ہے جس میں سے ۱۲۴ روپے کی رقم نقد اسی وقت ادا فرما دی ہے - صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و بیگم صاحبہ و صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے ۱۱۰ روپے کا نہ صرف وعدہ فرمایا - بلکہ نقد رقم داخل فرما دی - جزاھم اللہ احسن الجزا

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ۲۸۰ روپے - صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ ۱۳۵ روپے اضافہ کے ساتھ ہے - ام مظفر احمد صاحب کا وعدہ ۵۴ روپے کا ہے - جو گذشتہ سال سے زیادہ ہے - جزاھم اللہ احسن الجزا -

۲ - مکرمی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب میگا ڈیکل قادیان نے اپنے تیسرے سال کے وعدہ پر پچاس فیصدی اضافہ کر کے ۴۸ شلنگ اپنی طرف سے ۱۸ شلنگ اپنے والد صاحب مرحوم چوہدری مولا بخش صاحب بھیجی کی طرف سے اور ۶۵ شلنگ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے کل ۲۳۹ شلنگ کا وعدہ فرمایا - آپ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرتے چلے آ رہے ہیں -

۳ - ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نے معہ اہلیہ صاحبہ اضافہ کے ساتھ ۵۰۰ شلنگ کی رقم حضور کے پیش کر دی ہے - آپ ہمیشہ شروع تحریک سے یکمشت اپنی رقم دیتے آ رہے ہیں - جزاھم اللہ احسن الجزا

۴ - جماعت دینا پور ضلع ملتان کے سکرٹری مال چوہدری غلام قادر صاحب نے لکھا ہے کہ خاکسار کے دل میں ڈالا گیا کہ اپنی جماعت کے وعدے ابھی حضور کے پیش کر دوں - اس لئے ۱۲/۹۰ روپے کی فہرست جو اضافہ کے ساتھ ہے ارسال بحضور ہے - تا اس لئے ہے تا احباب سابقون کے ثواب میں آجائیں -

۵ - جماعت کریام کے سکرٹری مال چوہدری عبد الغنی خان صاحب نے اپنی جماعت کے ہر فرد کا وعدہ اضافہ کے ساتھ لے کر ۲۷۱/۹ روپے کی فہرست حضور کے پیش کی -

۶ - دولت پور پھپانکوٹ کے سکرٹری مال چوہدری نذیر احمد صاحب بی - اے نے اپنی جماعت کی فہرست اضافہ کے ساتھ حضور کے پیش کر دی - جزاھم اللہ احسن الجزا

۷ - ایک دوست جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرماتے اور ہر سال اضافہ کے ساتھ دیتے چلے آ رہے ہیں وہ ۳۹۰/۰ روپے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

مجھے غالب احساس تھا کہ آج حضور تحریک کا اعلان فرما دینگے ارادہ تھا کہ اعلان کے وقت اپنے چندہ کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرونگا - مگر حضور کا خطبہ سننے کے بعد میری ایمانی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈالکر اپنا وعدہ ابھی ادا کر دوں - چنانچہ ۳۹۰ روپے پیش حضور ہیں -

۸ - جماعت لائل پور کے امیر چوہدری عبد الاحد صاحب اپنی جماعت میں قربانیوں کی روح پیدا کرنے میں خاص کوشش کرنے والے ہیں - آپ ہر ممکن طریق سے جماعت کو آگے سے آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ دوست بڑے اخلاص سے جوش و خروش کے ساتھ وعدے لکھوا رہے ہیں - جماعت کی کوشش یہ ہے کہ جسوقت حضور سال ہشتم کا اعلان فرما دیں اسیوقت ہم بذریعہ تار اپنے وعدے پیش کریں جس وقت حضور اعلان فرما دیں آپ اسیوقت تار دیدیں - چنانچہ میں نے انکو تار دیدی - اور انہوں نے حضور کی خدمت میں ۱۰۸۲ روپے کی اطلاع بذریعہ تار پیش کی - اور اس میں سے ۴۶۹ روپیہ احباب نے اسیوقت ادا بھی کر دئے جزاکم اللہ احسن الجزا

۹ - محلہ دار البرکات کے صدر ڈاکٹر محمد الدین صاحب پنشنر نے خطبہ سننے کے بعد منشی محمد الدین صاحب مختار عام کو ساتھ لیکر کام شروع کیا - اپنے محلہ کی فہرست گھر بہ گھر جا کر بنائی اور حضور کے خطبہ کی یاد دلا کر اضافوں کے ساتھ وعدے لئے دوسرے دن صبح ہی حضور کی خدمت میں ۹۷۲/۴ روپے کی فہرست پیش کر دی - اس فہرست میں ہر شخص کا وعدہ گذشتہ سال سے خاصے اضافہ کے ساتھ ہے - صدر صاحب نے اپنے وعدہ میں ۸۰۳ فیصدی کا اضافہ کیا ہے یعنی گذشتہ سال ان کی رقم ۱۳۲ روپے تھی - اس سال ۲۴۰ روپے ہے - جو باوجود پنشن پر ہونے کے آپ نے اپنی ملازمت کے وقت جو دیتے تھے اس کے برابر کر دیا - کارکنوں کی کوششوں کا بہت بہت شکریہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزا

۱۰ - ڈاکٹر محمد جی صاحب نے جو جنگی خدمات پر ہیں اپنے والد صاحب کو لکھا کہ سال ہشتم میں میرا وعدہ ۱۰۰ روپے کیا جائے جو سال ہفتم سے ۴۳ فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے -

پس اے مومنو! موعود خلیفہ کی آواز پر جو خدائی آواز ہے نمایاں اضافہ کرتے ہوئے لبیک لبیک یا امیر المومنین کرتے ہوئے آگے بڑھو - تا خدا کے فضلوں کے وارث ہو

جن افراد اور جماعتوں کے وعدے حضور کے پیش ہو چکے ہیں ان کی منظوری کی اطلاع دی جا چکی ہے مگر چونکہ ایسے احباب نے وعدے حضور کا خطبہ پڑھنے سے پہلے کئے ہیں اور حضور کے کلمات طیبات کا پڑھنا اور سننا نہایت ضروری ہے - اس لئے خطبہ ان کے بھی پیش کیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ - احباب کرام کسی فارم کا انتظار نہ کریں - سادہ کاغذ پر

نمبر شمار - نام معطی معہ پورا پتہ - وعدہ سال ہفتم کیا تھا - اب سال ہشتم کے لئے کیا وعدہ ہے - وعدہ سال ہشتم کی رقم کس طرح ادا ہوگی - یک مشت یا قسط وار - فہرست بنالیں ۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات مرزا دین محمد صاحب مرحوم ساکن لنگروال

مرزا صاحب موصوف اپنی ابتدائی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس رہے گو بیعت آپ نے ۱۹۱۸ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر کی۔ مندرجہ ذیل روایات انہوں نے چند سال ہوئے قلمبند کرواکر دفتر تالیف و تصنیف میں بھجوائی تھیں۔ ناظر تالیف وتصنیف قادیان

تقریباً ۱۸۷۲ء کا ذکر ہے۔ کہ میں چھوٹا سا تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب وغیرہم میرے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اُس وقت وہابیوں کا بہت زور تھا۔ میرے والد صاحب بھی وہابی تھے۔ شیخ رحیم بخش صاحب والد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یہاں بہت آیا کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب بڑی مسجد یعنی مسجد اقصیٰ تعمیر کروا رہے تھے۔ آپ کے والد صاحب نے یہ کام آپ کے سپرد کیا ہوا تھا۔ میں عام طور پر حضرت مرزا صاحب کے والد صاحب کے ہاں بوجہ رشتہ داری آتا جاتا تھا۔ میں اُن کے پاس عام طور پر رہتا تھا مگر حضرت مرزا صاحب کی گوشہ نشینی کی وجہ سے میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا ایک ہی لڑکا مرزا غلام قادر ہے۔ گو مسجد میں حضرت مرزا صاحب کو بھی دیکھتا۔ میر ناصر نواب صاحب بھی آیا کرتے تھے۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ یہ اپنے مکان میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ دوسرے دن پھر میں نے دیکھا۔ کہ آپ نماز پڑھ کر گھر میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں آپ کے والد صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ میں بھی جلدی سے اُٹھ کر آپ کی طرف گیا۔ اس وقت آپ اپنے کمرہ میں داخل ہو کر دروازہ بند کرنے لگے تھے۔ کہ میں بھی جا پہونچا۔ آپ نے دروازہ کھول دیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا کام ہے۔ میں نے کہا۔ میں ملنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مجھے وہاں بٹھایا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کہاں سے آئے ہیں۔ میں نے بتایا۔ کہ لنگروال سے۔ اس کے بعد مجھے آپ سے واقفیت ہو گئی۔

آپ ایک بالاخانہ پر عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ اور گھر سے جب کھانا آتا۔ تو بالاخانہ کی ایک کھڑکی سے بذریعہ چھینکا کھانا اوپر سے لیتے۔

اس کے بعد آپ سے مجھے اُنس ہو گیا۔ اور گھر سے آپ کا کھانا میں لایا کرتا تھا۔ اس وقت کشن سنگھ۔ ملاوامل۔ اور شرمپت قادیان کے ہندو یہ تینوں آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ کشن سنگھ ایک قانونی کتاب پڑھا کرتے تھے۔ اور باقی دونوں صاحب حکمت کی کتابیں پڑھتے تھے۔ مجھے بھی ایک فارسی کی کتاب آپ نے پڑھانی شروع کی اس کا نام تو اب یاد نہیں رہا۔ البتہ اس کا ایک شعر یاد رہ گیا ہے۔ ؎

عندلیبم برائے گل و چمن

واں جگر گوشۂ نبی حسن

پھر میں آپ کے پاس ہی رہتا تھا۔ اور اُسی کمرہ میں سوتا تھا۔ آپ نے مجھے استخارہ بھی سکھلایا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنے کے بعد گفتگو نہیں کرنی ہوتی تھی۔ رات کو جو خواب آتا۔ میں وہ آپ کو بتلا دیتا۔ آپ کے پاس فارسی کا ایک تعبیر نامہ بھی تھا۔ آپ اُسے دیکھتے تھے۔ آپ نے مجھے یہ بھی کہا۔ کہ دونوں گھروں (مرزا امام الدین اور آپ کا مکان) میں استخارہ کا طریق بتلا دو۔ اور اسی طریق سے وہ سویا کریں۔ اور یہ بھی آپ نے کہا تھا۔ کہ صبح جا کر ان کی خوابیں سنا کرو۔ مجھے روٹی بھی بہت دفعہ آپ ساتھ ہی کھلاتے۔

حافظ معین الدین صاحب عرف مانا بھی آپ کے پاس آتے۔ مجھے آپ اس کے لئے روٹی لانے کے لئے کہتے چنانچہ میں لا دیتا۔ آپ کا گھرانا بہت بڑا تھا۔ جو بھی آتا۔ اُسے روٹی مل جاتی۔ اس عام روٹی سے میں میاں مانا کی روٹی لاتا۔ حضرت مرزا صاحب اس وقت تک انتظار فرماتے۔ اور جب حافظ مانا کی روٹی آجاتی۔ تو اپنا سالن اس کے سالن میں ملا دیتے۔ پھر اور بھی روٹی دیتے۔ اور ہے کہتے کھائیں۔ اور خود بہت آہستہ آہستہ روٹی شروع کرتے۔ جب حافظ مانا اپنی روٹی کھا لیتے۔ تو آپ دریافت فرماتے۔ کہ اور بھی چاہیئے؟ وہ اگر یہ کہتے۔ کہ اگر ہے۔ تو دے دیا تو بہت دفعہ حضور اپنا کھانا اور میرا بھی اس کو دے دیتے۔ اور وہ سب کھا جاتا ایسے موقعہ پر تیسرے پہر آپ مجھے پیسہ دیتے۔ کہ جا کر کابلی چنے بھنوا لاؤ۔ جو کہ اُن دنوں بہت سستے ہوتے تھے۔ ایک پیسہ کے بہت آجاتے تھے۔ اور میں اور حضور وہ کھا لیتے۔ آپ بہت آہستہ آہستہ کھاتے۔ آپ ایک دو دانے ہی موںہہ میں ڈالتے تھے۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ باتیں بشاشت سے کرتے۔ اور اکثر رانوں پر ہاتھ مارتے تھے۔

مرزا غلام قادر صاحب نے آپ کے سپرد ان دنوں مزارعوں کا کام کیا ہوا تھا۔ ان کی بے دخلی وغیرہ کا۔ آپ اس کام کے لئے بٹالہ بھی جایا کرتے تھے مجھے بھی آپ ساتھ لے جاتے۔ آپ اُن دنوں گھوڑے پر جایا کرتے تھے۔ اُن دنوں قادیان میں کوئی یکہ نہ ہوتا تھا۔ مرزا غلام قادر صاحب ان دنوں گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ مال تھے کبھی وہاں سے یکہ پر آتے۔ تو بہت چرچا ہوتا۔ کہ یکہ آیا ہے

آپ مسجد میں فرض نماز ادا فرماتے سنتیں اور نوافل مکان پر ہی ادا کرتے۔ عشاء کی نماز کے بعد آپ سو جاتے تھے۔ اور نصف رات کے بعد آپ جاگ اُٹھتے۔ اور نفل ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید پڑھتے۔ مٹی کا دیا آپ جلاتے تھے۔ تلاوت فجر کی اذان تک کرتے جس کمرہ میں آپ کی رہائش تھی۔ وہ چھوٹا سا تھا۔ اس میں ایک چارپائی اور ایک تخت پوش تھا۔ چارپائی تو آپ نے مجھے دی ہوئی تھی۔ اور خود تخت پوش پر سوتے تھے۔ فجر کی اذان کے وقت آپ پانی کے ہلکے ہلکے چھینٹوں سے مجھے جگا دیتے۔

آپ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہی طریق تھا اس سنت پر میں یہ کام کرتا ہوں۔ تاکہ جاگنے میں تکلیف محسوس نہ ہو۔ نمازِ فجر کے بعد آپ واپس آکر کچھ عرصہ سو جاتے کیونکہ رات کا اکثر حصہ عبادتِ الٰہی میں گزرتا تھا۔ جس دن آپ نے بٹالہ جانا ہوتا۔ سفر سے پہلے آپ دو نفل پڑھ لیتے مکان سے باہر نکل کر مجھے آپ کہتے۔ کہ گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میں سوار ہو جاتا۔ اور نوکر گھوڑا تھامے رکھتا۔ موڑ تک یا نہر تک آپ پیدل چلتے جاتے۔ پھر آپ فرماتے۔ اچھا اب تم پیچھے ہو جاؤ۔ اور خود گھوڑے پر سوار ہو جاتے۔ بٹالہ میں آپ کی ایک حویلی تھی۔ وہاں جا کر اُترتے۔ صبح کا کھانا آپ گھر سے کھا جاتے۔ بٹالہ میں شام کے لئے مجھے دو پیسے دیتے۔ میں اس کی دو روٹیاں اور دال لے آتا۔ آپ اس میں سے بہت تھوڑی روٹی کھاتے۔ قریباً روٹی کا ¼ حصہ۔ اس کے بعد وہ روٹی اس مکان میں ایک غریب شخص رہتا تھا۔ اس کو دے دیتے۔ اس کے بعد نوکر کو جو گھوڑا لے کر جاتا تھا۔ دو آنے دیتے اور مجھے چار آنے دیتے۔ کہ بازار سے جا کر حسبِ منشاء روٹی کھا لو۔ دوسرے دن آپ تحصیل میں چلے جاتے۔ میں باہر بیٹھتا تھا۔ دوپہر کے وقت جو وقفہ ہوتا تھا۔ اس میں آپ باہر تشریف لاتے۔ اور مجھے چند پیسے دیتے۔ کہ بھوک لگی ہوگی۔ کوئی چیز کھا لو۔ قادیان کی واپسی پر آپ کبھی موڑ پر اُتر پڑتے۔ اور کبھی قادیان کے نزدیک ایک باغ میں (جو محلہ دارالصحت کے قریب تھا) قادیان میں کبھی سوار ہونے کی حالت میں آپ تشریف نہ لاتے۔

آپ کے رشتہ داروں میں مرزا علی شیر جو آپ کے ایک لڑکے مرزا فضل احمد کے خسر تھے۔ ان کے ہاں اولاد ہو کر مر جاتی تھی۔ انہوں نے اس زمانہ کی بری رسومات کی پیروی میں جب ایک لڑکا ہوا۔ تو اس کا نام تھوڑ رکھا اور اس کے ناک اور کان چھیدے۔ اور ناک میں ایک بالی ڈالی۔ ایک دفعہ وہ لڑکا بیمار ہوا۔ تو انہوں نے آپ کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ کہ آپ اس کو دیکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے پہلے تو فرمایا کہ کسی اور حکیم کو دکھا دیں۔ مگر اصرار کرنے پر آپ اسے دیکھنے گئے اور نسخہ لکھ دیا۔ رات کو آپ نے مجھے استخارہ کرنے کو کہا۔ صبح میں نے بیان کیا کہ مجھے یہ خواب آیا ہے کہ میں ہل چلا رہا ہوں۔ اس کے آگے ایک سفید رنگ کا بیل ہے۔ وہ اُلٹ کر گرا اور مر گیا ہے۔ (لڑکے کا رنگ بھی سفید تھا) آپ نے اس کی تعبیر دیکھی اور افسوسناک رنگ میں انگلی رکھی۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تعبیر خراب ہے۔ مگر کسی کو بتانا نہیں۔ چنانچہ تیسرے دن وہ لڑکا مر گیا)

آپ کے والد صاحب کے متعلق یہ سنا کرتے تھے کہ آپ کہتے مرزا غلام قادر تو کام کرنے والا لڑکا ہے۔ مگر غلام احمد کسی کام کا نہیں۔ یہ کہاں سے کھائیگا۔ اور کس طرح اپنا گزارہ کریگا۔

۱۸۷۶ء میں جب ان کی وفات ہوئی تو مرزا غلام قادر کو بلا کر کہا کہ اب تک تو میں نے اس کی خبر گیری کی ہے میرے بعد تم اس کی خبر رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کوئی تکلیف ہو۔

جب آپ کے بھائی مرزا غلام قادر بھی فوت ہو گئے۔ انہوں نے مسجد مبارک کے ساتھ جو مکان ہے اور جس میں بیت الدعا ہے بنوایا تھا۔ آپ اس مکان میں آگئے۔ اور اس میں رہائش اختیار کر لی۔ ایکدفعہ میں اپنے گاؤں سے آکر آپ کے پاس ہی ٹھہرا ہوا تھا۔ صبح کے وقت آپ نے پانی کے چھینٹوں سے مجھے جگا کر کہا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا خواب ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے اردگرد نمک کے ڈھیر ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی کیا تعبیر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تعبیر تو یہ ہے کہ بہت مال آئیگا۔ اس کے دوسرے تیسرے دن ہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اشتہار آئے جن میں رفع یدین۔ آمین بالجہر جیسے دس مسئلے تھے۔ اور فی مسئلہ دس دس روپے انعام مقرر تھا۔ آپ نے وہ اشتہار پڑھ کر مجھے سنایا۔ کہ یہ وشواس درست نہیں۔ جب ہماری نماز ہو جاتی ہے تو اس قسم کے مسئلوں پر ایسی شورش بیفائدہ ہے آپ نے فرمایا کہ میں بھی کوئی مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ مضمون لکھ کر قاضی شمس الدین خوشنویس کو بلوایا۔ آپ اپنے

خطوط بھی اسی سے لکھوایا کرتے تھے۔ اور یہ بھی اسی سے لکھوایا۔ مگر اس کی اشاعت کے لئے روپیہ نہ تھا۔ اسی اثنا میں باہر سے ایک منی آرڈر آگیا۔ جو ایک بھاری رقم تھی میں نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ اسدن کی خواب کی تعبیر ہے۔ پھر وہ مضمون شائع کیا گیا۔ جو براہین حصہ اول میں بھی ہے۔

ایک دن میں نے کہا کہ مجھے کہیں نوکر کرا دیں آپ نے فرمایا کہاں نوکر کراؤں۔ میں نے کہا جہاں آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا ایک نہر کے ڈپٹی کلکٹر کو لکھ دیتا ہوں وہ واقف ہیں۔ مگر میں پھر اس طرف گیا نہیں۔ واپس اپنے گاؤں چلا گیا اور ۱۸۸۱ء میں ہوشیارپور کے علاقہ میں محکمہ بندوبست میں جا کر ملازم ہو گیا۔ اس کے چار سال بعد پھر مجھے مستقل ملازمت نہر ہی میں ملی۔ جو حضور نے فرمایا تھا۔ اس کے بعد میں اکثر باہر ہی رہا۔ نہر کی ملازمت میں ۱۸۸۴ء سے ۱۹۱۸ء تک رہا ہوں۔ درمیان میں کبھی کبھی قادیان آتا رہا۔ مگر حضور سے ملاقات نہ ہوتی۔ میں نے آپ کے دعویٰ کو سنکر مخالفت نہیں کی۔ آپ کے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات اچھے تھے۔ جب کوئی ملنے آتا تو بڑی بشاشت سے ملتے۔ آپ جب روٹی کھاتے تو پہلے ہاتھ دھو لیتے۔ اور بسم اللہ ضرور پڑھتے۔ کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوتے۔ اور دعائیں وغیرہ پڑھتے تھے۔

مرزا نظام الدین صاحب سے میں نے سنا تھا کہ مسجد مبارک جو بالکل چھوٹی سی تھی۔ آپ اسے وسیع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس کے متصل جو جگہ تھی جس میں خراس لگا ہوا تھا وہ مرزا نظام الدین صاحب امام الدین صاحب کی تھی۔ آپ نے مولوی محمد علی صاحب شیخ یعقوب علی صاحب اور بعض دیگر لوگوں کے ذریعہ سے انہیں کہا کہ قیمت لیکر زمین دیدیں مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے ایک چٹھی لکھ کر مرزا نظام الدین صاحب کی طرف بھیجی جو اپنے دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ مسجد کیلئے جگہ کی ضرورت ہے۔ آدمی بہت آتے ہیں آپ جگہ دیدیں مرزا نظام الدین صاحب نے اس کا یہ جواب دیا کہ میں اس لئے انکار کرتا رہا کہ آپ غیر آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہے اگر خود کہتے یا مجھے بلا لیتے تو میرا کوئی انکار نہ تھا۔ ہم آپس میں

بھائی ہیں۔ آپ کو جس جگہ کی ضرورت ہے لے لیں چنانچہ وہ جگہ دیدی گئی۔ حضور نے اس کا عوضانہ دینے کو کہا مگر مرزا نظام الدین صاحب نے انکار کیا۔ اور جب حضور نے اصرار کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نقد تو نہیں لیتا۔ آپ میرا باغ جو گروی ہے وہ فک کرا دیں چنانچہ آپ نے باغ فک کرا دیا۔

مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے ظاہر ہونے کی جہاں اور علامات بیان فرمائیں مثلاً یہ کہ اس وقت صحف کثرت سے پھیلیں گے۔ دریا چیرے جائیں گے۔ نئی نئی سواریاں رائج ہونگی۔ اور دنیا ظاہری علوم میں بہت ترقی کر جائیگی۔ حتیٰ کہ رسل رسائل کے ذرائع بہت مفید اور اعلےٰ اقسام کے ایجاد ہو جائیں گے۔ وہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کے لئے ایک یہ خبر بھی بطور پیشگوئی دی۔ کہ یتزوج و یولد لہ (مشکوۃ باب نزول عیسیٰ بن مریم) یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جب دنیا میں نزول ہوگا تو وہ شادی کرے گا۔ اور پھر اس سے اولاد ہوگی۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ نشانات کے ظاہر ہونے پر اور تمام علامتوں کے پورا ہو چکنے پر آج سے نصف صدی قبل خدا کا پیارا مسیح خدا سے الہام پاکر مبعوث ہوا۔ اور جہاں اور بہت سے نشانات اور دلائل اپنی صداقت کے پرکھنے کے لئے لوگوں کے سامنے پیش فرمائے وہاں اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اپنے ہاں ایک صاحب اقبال فرزند کی پیدائش کی پیشگوئی بھی فرمائی۔ تا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ خبر کی تصدیق ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے باعلام و الہام الٰہی مندرجہ ذیل پیشگوئی فرمائی۔

"پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالےٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلشانہ و عزاسمہ) مجھکو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا کہ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجاوے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل سے ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اسکو مقدس روح دیگئی ہے اور رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا اور وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ اور وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امرًا مقضیا۔" اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

مندرجہ بالا پیشگوئی سے ذیل کے امور بالوضاحت ثابت ہیں۔ (ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا کے نتیجہ میں یہ بشارت ہوئی۔ (ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک بیٹا عطا ہوگا۔ جو حسن و احسان میں حضور کا نظیر ہوگا (ج) اس فرزند کی پیدائش ایک نشان ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیشگوئی کی شرائط کے مطابق فرزند ارجمند حضرت محمود ایدہ اللہ الودود عطا فرمایا۔ جو حسن و احسان میں آپکا نظیر اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ خدا تعالےٰ کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہے۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء کا مقام اسے حاصل ہے۔ اس نے اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا۔ اور آج وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی ہے۔ اور دین السلام کی اشاعت کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ اس کا نام زمین کے کناروں تک شہرت پاچکا ہے۔ قومیں اس سے برکت پارہی ہیں۔ اور وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب بن رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ باوجود تمام علامات وصفات کے پائے جانے کے بعض لوگ اسکی مخالفت پر کمربستہ ہوکر یہ کہتے ہیں۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے نہیں ہوسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دُعا کرنا۔ یا دُعا کا قبول ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ مصلح موعود ضرور اسی موجودہ اولاد میں سے ہو۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اپنی کتاب "شان مصلح موعود" کے صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸ پر لکھتے ہیں:۔ "ایسی مجرد دُعا اور اسکی قبولیت تو اس امر کا ثبوت نہیں کہ مصلح موعود حضورؑ کی موجودہ اولاد میں سے ہی ہو"۔ چونکہ پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے اس موعود بیٹے کی پیدائش کو ایک نشان فرمایا ہے۔ اس لئے اس کے نشان ہونے سے بھی مصری صاحب انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "یہ ضروری نہیں کہ مصلح موعود کے پیدا ہونے سے ہی اس زمانہ کے لوگوں پر حجت پوری کی گئی۔ اگر مصلح موعود کے وجود سے ہی حجت پُوری ہونی تھی تو حضرت اقدس کی بعثت ہی لغو ہو جاتی ہے"۔ (شان مصلح موعود ص۲۲۸)

افسوس! صد افسوس مصری صاحب اور ان کے رفقاء کار کے علم وفہم پر اور اُن کی عقل و دانش پر کہ انہوں نے محض تعصب و بغض وحسد کی وجہ سے راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں پر غور نہ کیا۔ حالانکہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ فرمایا گیا۔ "سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ . . . . تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ایک نشان قرار دیا۔ بلکہ حضور نے اسے اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش فرمایا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی عربی تصنیف حمامۃ البشریٰ میں ظہور مسیح موعودؑ کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے حدیث یتزوج و یُولد لہٗ کو ہی پیش فرماکر اس سے ثابت فرماتے ہیں۔ کہ ایک صاحب کمال اور حسن و احسان میں بے نظیر لڑکا مراد ہے۔ اور آخر میں فرمایا ہے۔ کہ یہ میری صداقت کی دلیل ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ "ثم اعلم ان للمسیح الموعود کما جاء فی الحدیث ثلاث علامات الاول انہٗ یجیٔ عند النصاریٰ وعند غلبۃ مکائدھم . . . . والثانی انہ یتزوج و ذالک ایماءٌ الیٰ ایۃ یظھر عند تزوجہ من ید القدرۃ . . . . الثالث انہٗ یُولد لہ وھذا ایضًا کلام ایماعنی کمثل قولہ یتزوج وفیہ اشارۃٌ الیٰ انہٗ یولد لہ ولدٌ صالح یضاھی کمالاتہ والّا فما التخصیص فی الاولاد فقط۔ او وجود الاولاد امر مستبعد فی غیر المسیح بل یوجد فی کل قوم وکاذب وصادق فھذہ علامات للمسیح الصادق انباء بھا خیر المتنبئین وھی کلھا صدقت فی نفسی وھذہ من علامات یعرف بھا صدقی"۔ (حمامۃ البشریٰ ص۳۷ و ۳۸)

پس مصری صاحب کا مصلح موعود کی پیدائش کو نشان قرار نہ دینا اور یہ کہنا۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ اولاد میں سے نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کے سراسر منافی اور خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یتزوج و یولد لہٗ کو پیش فرما کر اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ یولد لہ سے مصلح موعود مراد ہے۔ جو اپنے کمالات میں حضور کا نظیر ہوگا۔ اور پھر حضور خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ یہ علامت پوری ہوچکی ہے یعنی مصلح موعود پیدا ہوچکا ہے۔ پس حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں حضرت فضلِ عمر امیر المومنین بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔ جو دنیا کے لئے ایک رحمت کا وجود ہیں قومیں آپ سے برکت پارہی ہیں۔ اور اسیروں نے آپ سے رستگاری پائی ہے۔ اور پار ہے ہیں +

(خاکسار محمد صدیق واقف زندگی دار المجاہدین قادیان)

حفظان صحت

"زندہ خوراک" حاصل کرنے کے طریق

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ خوراک کا انسان کے اعمال کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں اس صداقت کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے۔ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحًا۔ حلال غذا سے حلال خون پیدا ہوگا۔ اور حلال خون سے اعمال صالحہ کی توفیق ملے گی۔ اس رُوحانی اثر کے علاوہ غذا کا جسم کی نشوونما کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ پس ضروری ہے کہ ایسے طریق معلوم ہوں۔ جن سے انسان کم خرچ پر بہترین غذا حاصل کرکے اس سے پُورا فائدہ اٹھاسکے۔

ہمارے ملک میں بالعموم جو غذا استعمال کی جاتی ہے۔ وہ جسم کی نشوونما کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ یا اس کے تیار کرنے کا طریق ناقص ہوتا ہے۔ جس سے اسکے ضروری اجزا مرجاتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام میں مُردہ غذا رکھتا ہوں۔ زندہ خوراک وہی ہوتی ہے۔ جو زندگی بخش ہو۔ اور جسم کی ضروریات کو پورا کرے۔ امراض وغیرہ کے حملہ سے بچاسکے۔ مَیں ذیل میں بعض طریق ناظرین الفضل کے فائدہ کے لئے لکھدیتا ہوں۔

ہمارے ملک کی عورتیں غذا کے تیار کرنیکے سائنٹیفک طریق سے بالعموم ناواقف ہیں۔ غذا کا بہترین حصہ غلط طور پر پکاکر ضائع کردیا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کی نشوونما بخوبی نہیں ہوسکتی۔ واضح ہو کہ جسم اور دماغ کی نشوونما کے لئے حیاتین ب۔ ب اور ای۔ (Vitamin B. B. E) بہت ضروری ہیں۔ یہ اجزا بالعموم تازہ دالوں اور بیجوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ اجزا روزانہ کافی مقدار میں حاصل ہوجائیں تو جسم کی حرارتِ غریزی بھی قائم رہتی ہے۔ اور سردی کم لگتی ہے۔ چنانچہ دہلی کا سوہن حلوہ جو مشہور ہے۔ اسکی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسمیں گندم کو اگا کر ڈالا جاتا ہے۔ اور اسمیں حیاتین ب B کافی مقدار میں ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اگر شروع موسم سرما میں سوہن حلوہ کھایا جائے تو سردی کم لگتی ہے۔

دال پکانے کا طریق

عورتیں بالعموم دالوں کو خشک یا معمولی طور پر بھگو کر پکالیتی ہیں مگر یہ طریق غلط ہے۔ اگر دالوں سے پورا فائدہ اٹھانا ہو تو ضروری ہے کہ انکو پوری طرح اگایا جائے یعنی انکو اس حد تک بھگویا جائے کہ اندر سے سفید سفید خوشے نکل آئیں۔ اسکے لئے مختلف دالوں کیلئے مختلف عرصہ درکار ہوگا مثلاً مونگ کے دانے جلدی اگ آتے ہیں۔ ماش اور چنے زیادہ وقت چاہتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ۲۴ یا ۳۶ گھنٹے ثابت دال کو پانی میں بھگو رکھا جائے۔ اگر سرد موسم ہو تو دھوپ میں رکھدیں۔ اسکے بعد دال کو کپڑے کی تھیلی میں ڈالکر طشت میں ڈال لیں کھلے مُنہ کے برتن کیساتھ ڈھانپ دیں اور ۱۲ یا ۲۴ گھنٹے اسطرح اسکو اُگنے دیں۔ اگر سرد موسم ہو۔ تو دھوپ میں رکھیں اور کبھی کبھی ڈھکنا اٹھا کر پانی کا چھینٹا دیدیں۔ جب خوشے نصف یا پون انچ ہوجائیں تو دال کو پانی میں بھگو کر چھلکا اتار لیں اور گھی میں مرچ مصالحہ ڈالکر بھون لیں اسکے بعد پانی میں گلالیں۔ یہ دال بہت گرم ہوتی ہے۔ اسلئے بعض نازک گرم مزاج لوگوں کو پیشاب کی جلن ہوجاتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اسکو زیادہ مقدار میں نہ کھایا جائے بلکہ کبھی کبھی بطور دوائی کے پکاکر کھایا جائے۔ مگر سرد مزاج والے اکثر دفعہ کھاسکتے ہیں۔ اس طریق میں ہمیشہ ثابت مونگ، ماش۔ چنے۔ لوبیا۔ مسور استعمال کریں۔ دلی ہوئی دال اچھی طرح نہیں اگائی جاسکتی۔

آجکل جنگ کیوجہ سے مغربی ادویہ سخت مہنگی بلکہ نایاب ہورہی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ جب ڈاکٹر کسی کو Marmite یا کوئی اور پیٹنٹ دواء Vit. B. والی تجویز کریں تو اسکی بجائے خود دال کو اگا کر استعمال کرلیا جائے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبزی پکانے کا طریق

سبزی پکانے کا طریق بھی ہمارے ہاں سخت ناقص ہے۔ کیونکہ اُبالنے سے سبزی کے کئی اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بھاپ کے اندر پکی ہوئی سبزی کا استعمال کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ کُکر (Cooker) میں کیا جاتا ہے۔ ولایتی کُکر چونکہ نایاب اور مہنگے ہیں۔ اس لئے ایک آسان طریق لکھ دیتا ہوں۔ جس سے غرباء بھی فائدہ اُٹھا سکیں۔ کسی ٹرنک ساز سے چند آنوں کے خرچ سے آپ خود کُکر بنوا سکتے ہیں۔ یہ معمولی دیگچی کی طرح کا برتن ہوتا ہے جس کے پیندے میں سوراخ ہوتے ہیں۔ سوراخ اتنے بڑے نہ ہوں کہ مٹر وغیرہ نکل جائیں۔ اس کے اوپر ایک ہینڈل والا ڈھکنا ہو۔ جو بھاپ کو نکلنے نہ دے۔

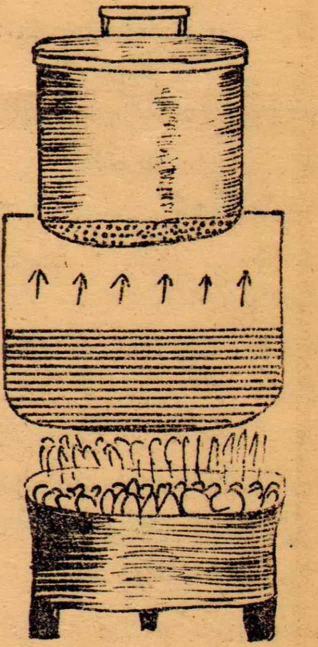

ایسا ایک برتن بنوا کر اس کے اندر سبزی کو چھیل اور کاٹ کر ڈالیں۔ اور ڈھکنا کس کر بند کر دیں۔ اس ڈبے کو ایک معمولی دیگچی پر رکھ دیں جس میں نصف تک پانی بھرا ہوا ہو اس دیگچی کو انگیٹھی یا چولھے پر رکھ دیں جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے۔ جب پانی اُبل جائے تو آگ کو مدھم کر دیں۔ اور نرم آنچ پر سبزی کو پکنے دیں اس کے بعد گھی میں مرّوج مصالحہ ڈال کر سبزی کو بھون لیں۔ پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

نوٹ۔ آلو کا چھلکا نہیں اتارنا چاہیئے۔ اور ان کو بجائے سٹیم کرنے کے اُبالنا زیادہ اچھا ہے۔ نچلی دیگچی میں آلو ڈالے جا سکتے ہیں۔

مزید ہدایات

۱۔ سبزی جہاں تک ممکن ہو تازہ خریدیں
۲۔ ان کو اگر رکھنا ہو۔ تو کسی ٹھنڈی اور مرطوب جگہ سٹور کریں۔ تاکہ وہ سوکھ کر خراب نہ ہو جائیں۔
۳۔ کوشش کریں۔ کہ سبزی نقل و حرکت کے دوران میں ہاتھوں میں مسلی نہ جائے۔ اس طرح بھی ان کے قیمتی اجزاء فوت ہو جاتے ہیں۔
۴۔ اگر سبزی کو بھگونا ہو۔ تو نمکین پانی میں بھگوئیں۔
۵۔ اگر کسی سبزی کو سلاڈ SALAD کے طور پر کچا کھانا ہو۔ تو اس کو کھانے کے وقت کاٹیں۔ پہلے کاٹ کر نہ رکھیں۔
۶۔ سبزی کو اُبالنے میں کم سے کم پانی کا استعمال کریں۔
۷۔ سبزی کو ٹھنڈے پانی میں نہ ڈالیں بلکہ اُبلتے پانی میں ڈالیں۔
۸۔ پانی میں نمک ڈال کر سبزی کو اُبالیں۔
۹۔ پانی میں ساری سبزی ایک دفعہ نہ ڈال دیں۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے ڈالیں تاکہ پانی ٹھنڈا نہ ہو جائے۔
۱۰۔ سبزیوں کو زیادہ دیر تک اُبال کر زیادہ نرم نہ کریں۔ جب گل جائیں۔ تو جلدی پانی سے نکال لیں۔
۱۱۔ سبزی کو پکا لینے کے بعد پڑا نہ رہنے دیں۔ بلکہ جلدی کھا لیں۔
۱۲۔ سبزی کو اُبال لینے کے بعد جو پانی بچا رہے۔ اس کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ وہی پانی شوربہ وغیرہ تیار کرنے کے لئے استعمال کریں۔ یا وہی پانی دوسری سبزی کو اُبالنے کے لئے استعمال کریں"۔

(برٹش میڈیکل جرنل جولائی ۱۹۴۱ء)

گوشت پکانے کا سائنٹیفک طریق

سبزی کی طرح گوشت پکانے کے طریق سے بھی ہماری اکثر بہنیں ناواقف ہوتی ہیں۔ اور غلط طور پر پکا کر گوشت کو نہ صرف بے ذائقہ بنا دیتی ہیں۔ بلکہ ضروری اجزاء بھی ضائع کر دیتی ہیں۔ گوشت کے متعلق اصول یہ ہے۔ کہ اگر تو شوربہ بنانا ہو۔ یا سبزی وغیرہ ڈالنی ہو۔ تو گوشت کو ٹھنڈے پانی میں نرم آنچ پر اُبالا جائے۔ اور اگر بھوننا ہو۔ تو تیز آنچ پر گھی میں پکایا جائے۔ تاکہ اوپر کا حصہ سخت ہو کر ضروری اجزاء اور نمک وغیرہ اندر ہی رہیں۔ بعض عورتیں نیت تو شوربہ بنانے یا سبزی ڈالنے کی کرتی ہیں مگر گوشت کو پہلے پانی میں اُبال کر سارا پانی خشک کر کے پھر گھی میں بھون کر سبزی یا صرف پانی ڈالتی ہیں۔ یہ طریق سخت ناقص ہے اگر شوربا بنانا ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ پانی کو خشک نہ ہونے دیا جائے۔

کلیجی اور قیمہ کو دھونے کے متعلق بھی بعض عورتیں غلطی کرتی ہیں۔ وہ ان کو بار بار دھوتی ہیں۔ یہاں تک کہ قیمہ سفید ہو جاتا ہے۔ مگر یہ طریق سخت ناقص ہے وہ یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ خون چونکہ حرام ہے۔ اس لئے جب تک خون مکمل طور پر نکل نہ جائے۔ دھونا چاہیئے۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ صرف خون مسفوح حرام ہے۔ نہ کہ وہ خون جو ذبح کرنے کے بعد گوشت کلیجی اور تلی وغیرہ میں رکا رہتا ہے وہ تو گوشت کا ضروری جزو ہوتا ہے۔ اس کو نکال دینا گوشت کو پھیکا بنانا ہے۔ پس بجائے کلیجی یا قیمہ کو دھونے کے گوشت کو قیمہ کرنے یا کلیجی کو کاٹنے سے قبل دھو لیا جائے۔ اور سُرخ رنگت کا وہم نہ کیا جائے۔

مضمون ختم کرنے سے قبل برتنوں کی صفائی کے متعلق بھی ایک بات عرض کر دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہمیشہ سونے سے قبل شام کے کھانے کے مستعملہ برتن ضرور صاف کروا دینے چاہئیں۔ صبح تک مستعملہ برتنوں کا پڑا رہنا کئی لحاظ سے مضر ہے اس طرح زہر کا اندیشہ بھی ہو جاتا ہے۔ خاکسار ڈاکٹر شاہنواز خان میڈیکل آفیسر مگاڈی افریقہ

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے
تو
کراؤن بس سروس
میں سفر کیجیئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پہنچیئے۔ پہلی سروس ۸ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر ۵۰ منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔
دی منیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

باموقعہ سکنی اراضی
محلہ دارالرحمت میں بلاک ۱۰
قطعہ ۴ ایک کنال زمین جس کے دو طرف ۲۰-۲۰ فٹ کے بازار ہیں۔ اور آبادی کے اندر ہے۔ ایک فوری ضرورت کی وجہ سے قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔
غلام محمد احمدی ٹیچر ہائی سکول شاہدرہ لاہور

اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا
جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔
حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔
قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر ملیریا۔ ایک یا دو خوراک میں ملیریا کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ قیمت بیس عدد گولیاں ایک روپیہ۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

193

رشتوں کی ضرورت

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی جو کہ ایک مخلص و شریف خاندان سے ہیں۔ ان کی تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کے لئے رشتے مطلوب ہیں۔ لڑکیاں صاحبِ سیرت و صورت۔ تندرست پڑھی لکھی سلائی اور دستکاری و جملہ امور خانہ داری سے واقف ہیں۔ عمر علی الترتیب ۱۷-۲۳-۲۷ سال ہے۔ رشتے مخلص مبائع نوجوان صاحب روزگار اور تعلیم یافتہ شریف احمدی خاندان سے ہوں۔ لڑکا خوبصورت تعلیم یافتہ نوجوان معقول تنخواہ پر اچھی گورنمنٹ سروس میں ہے۔ جسکے لئے لڑکی تعلیم یافتہ خوش شکل سیرت و صورت امور خانہ داری سے واقف اور مخلص خاندان سے ہو۔ صوبہ پنجاب و صوبہ سرحد کے رشتوں کو ترجیح دی جاویگی۔ جملہ خط و کتابت بنام م۔ بمعرفت مرزا غلام حیدر صاحب وکیل

امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ صوبہ سرحد

اگر کتاب پسند نہ ہو۔ تو

قیمت واپس

آفتابِ رسالت

آنحضرت سرور کائنات کی منظوم سیرت پاک۔ ولادت سے وفات تک جملہ حالات سلیس اور سادہ نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ سہ رنگا سرورق۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب آپ نے اردو زبان میں ایسی صاف اور بہترین مطبوعہ کتاب آجتک نہیں دیکھی ہوگی بچوں اور بچیوں کے لئے ایک تحفۂ بے نظیر۔

قیمت صرف ۸/

وِدّیا ساگر بی۔ اے۔

۱۴۴۲-بی- دی مال- ملتان چھاؤنی

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

دعوے دیوانی ۶۳۴ سال ۱۹۴۱ء

بوٹا مل ولد سارن مل سکنہ رنڈیال بنام گنیش داس ولد شام سنگھ بشام سنگھ ولد حکم سنگھ سکنہ باسو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوے ۱۶۰۰/-

بنام گنیش داس ولد شام سنگھ و شام سنگھ ولد حکم سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ باسو تحصیل پھالیہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں اسمی گنیش داس۔ شام سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گنیش داس شام سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور

تاریخ ۴ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء کو

مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

احباب و بزرگان کے تقاضا پر بیش بہا رعایت

بے بہا روحانی خزائن کی تقسیم!

الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبروں اور ایک دیدہ زیب "جوبلی نمبر" کا سٹ مفت

صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک محدود ہے۔ لہذا جلدی کیجئے

تاریخ صحافت میں بے مثال رعایت

الفضل کے خاتم النبیین نمبروں کی ایک جھلک

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایمان افروز مضمون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بلند پایہ شعراء کی نظمیں۔

خاتم النبیین نمبر بابت	۱۹۲۸ء	حجم	۶۴	صفحات
" "	۱۹۳۰ء	"	۴۸	"
" "	۱۹۳۱ء	"	۶۴	"
" "	۱۹۳۲ء	"	۶۴	"
" "	۱۹۳۳ء	"	۶۴	"

ان نمبروں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حسب ذیل روح پرور مضامین شائع ہوئے ہیں:-

دنیا کو آزادی دینے والا نبی (۱۹۲۸ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ملہم کی حیثیت میں (۱۹۳۰ء)

حریت انسانی کا قائم کرنے والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۱ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی (۱۹۳۲ء)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۳ء)

ہم قبل ازیں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جو دوست ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء تک پیشگی قیمت ادا فرما کر سال بھر کے روزنامہ الفضل کے خریدار بنینگے ان کی خدمت میں الفضل کا جوبلی نمبر مفت پیش ہوگا۔ لیکن اب بعض احباب اور بزرگوں کے تقاضا پر ایک بہت بڑی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے دوستوں کی خدمت میں الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبروں اور ایک جوبلی نمبر کا سٹ مفت پیش کیا جائیگا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر آنے والے احباب یہ سٹ دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جو دوست باہر سے سال کی رقم پندرہ روپے ارسال فرما کر خریداری قبول فرمائیں گے۔ انہیں اس سیٹ کیلئے ڈاک کا خرچ مبلغ ۶/ زائد ارسال کرنا چاہیئے۔ جو دوست سال بھر کیلئے پیشگی قیمت دیکر خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں جوبلی نمبر مفت پیش کیا جائیگا۔ خطبہ نمبر کے خریداران ۸ر/۸ چندہ سالانہ جوبلی نمبر کا پوسٹیج کل ۹/ ارسال فرمائیں۔

الفضل کے جوبلی نمبر کی ایک جھلک

حجم ایک سو آٹھ صفحات

خلافت ثانیہ کے پچیس سالہ دور کی شاندار ترقیات اور حیرت انگیز کارناموں کا دیدہ افروز مرقع اور اس دور کی قیمتی یادگار جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلوں کیلئے روحانیت کا خزانہ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سیرت اور حضور کے کارہائے نمایاں پر علماء اور بزرگانِ ملت کے ایمان کو تازہ کرنے والے تیس مضامین۔ شعرائے احمدیت کی سات سامع نواز نظمیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ۔ اکابر صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت نواب محمد علی خان صاحب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ناظروں پر مشتمل اکیس عدد فوٹو۔

(کیا اب بھی دوست اس عدیم المثال رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں گے)

خاکسار منیجر الفضل قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۲۹ر نومبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے ماسکو کے محاذ پر مزید کامیابیوں اور ودلوکولمسک پر قبضہ کا دعویٰ کیا ہے۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسٹوف کے علاقہ میں روسی فوجوں کی پیشقدمی برابر جاری ہے جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں روسٹوف کو خالی کر رہی ہیں کیونکہ شہری فوج سے تعاون نہیں کر رہے ہیں اور اسلئے جنگی سرگرمیوں میں سخت دقت پیش آ رہی ہے۔ ماسکو ریڈیو کی خبر ہے کہ جرمن فوجوں نے سبسٹاپول پر پھر سے زبردست حملہ شروع کر دیا ہے۔ نیز یہ کہ ماسکو کے گرد و نواح میں حالات ابھی تشویشناک ہیں۔ اسوقت اس شہر کے گرد ۳۹ ڈویژن جرمن فوج جمع کر دی گئی ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے۔ کہ اب ماسکو صرف بیس میل رہ گیا ہے سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسٹوف کے قریب ان کی فوجوں نے کئی جگہ دریائے ڈون کو عبور کر کے جرمنوں کو اسی میل پیچھے دھکیل دیا ہے۔

لنڈن۔ ۳۰ر نومبر۔ القرہ ریڈیو سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے کہ وشی گورنمنٹ نے فرانسیسی شمالی افریقہ کے سات ہوائی اڈے جرمنی کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اور مارسیلز و ٹیونس کے درمیان ہوائی سروس کا کنٹرول جرمنوں کے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ اور جرمن ہوائی جہازوں، اور گلائیڈروں کے ذریعہ فوجیں اور سامانِ جنگ دھڑا دھڑ وہاں پہنچا رہے ہیں۔ جہاں سے برق رفتار فولادی گاڑیوں کے ذریعہ لیبیا پہنچایا جا رہا ہے۔ فوجی نقل و حرکت کو صیغہ راز میں رکھنے کے لئے مغربی ٹیونس میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

قاہرہ۔ ۲۹ر نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ طبروق کے جنوب مشرقی رقبہ میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ بیر الحمید کے شمال میں ایک اور اہم مقام پر قبضہ کر لیا گیا ہے مغرب میں جرمن فوجیں شدید مزاحمت کر رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیدی عمر میں اور اس کے نزدیک دو مقامات پر کئی جرمن دستے ابھی لڑ رہے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۹ر نومبر۔ آج وزیر اطلاعات برطانیہ نے اعلان کیا۔ کہ لیبیا میں لڑنے والی فوجوں کا ستر فیصدی حصہ برطانیہ سے لایا گیا ہے

ٹوکیو۔ ۲۹ر نومبر۔ ہند چینی کے ایک جاپانی ہوائی اڈہ سے جاپانی ہوائی جہازوں کے پانچ دستوں نے برما روڈ اور اسپر واقعہ چینی ٹرمینس اور چینی فوجی مراکز پر بمباری کی یہ خبر سنتے ہی لارڈ ہیلی فیکس ہوائی جہاز کے ذریعہ واشنگٹن واپس آ گئے۔ آپ فلاڈلفیا کے جنگی کارخانے دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ اور وزیر خارجہ امریکہ سے بات چیت کی۔ اور اعلان کیا۔ کہ اس بارہ میں برطانیہ کا رویہ واضح ہے۔ سنگاپور میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حالات تشویشناک ہو گئے ہیں۔ تمام فوجیوں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ جاپانی وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی ایشیا میں ہم برطانیہ اور امریکہ کی سرگرمیوں کو ہمیشہ کیلئے ختم کرینگے۔

نیو یارک۔ ۲۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے مصالحت کی تجاویز جاپان کو پیش کر دی ہیں۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ اگر وہ چین اور ہند چینی سے اپنی فوجیں ہٹا لے تو اس کے ساتھ تجارتی تعلقات بحال ہو سکتے ہیں اور خام اشیاء میں اسے مساوی حصہ دار بنایا جا سکتا ہے۔

لنڈن۔ ۲۹ر نومبر۔ کل رات رود بار انگلستان میں برطانی اور جرمن بحری جہازوں میں زبردست جنگ ہوئی۔ توپوں کی گولہ باری کی آوازیں ساحل پر سنائی دے رہی تھیں تفاصیل کا انتظار ہے۔

لنڈن۔ ۲۹ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دو برطانی آبدوزوں نے بحر منجمد شمالی میں کم سے کم گیارہ جرمن فوج لے جانیوالے جہازوں کو غرق کر دیا ہے اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا ہے۔

واشنگٹن۔ ۳۰ر نومبر۔ مشرقی ایشیا کے حالات میں جو تناؤ پیدا ہو چکا ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ بنکاک سے خبر آئی ہے کہ تھائی لینڈ کے امریکن ایلچی نے امریکن باشندوں سے کہدیا ہے کہ وہ واپس جانے کے لئے تیار رہیں۔ معلوم نہیں کب جانا پڑے۔ مسٹر روز ویلٹ نے جوان دنوں چھٹی منا رہے ہیں۔ مشرقی ایشیا کے حالات کے بارہ میں ٹیلیفون پر مسٹر کارڈل ہل سے طویل بات چیت کی۔ امید ہے کہ مسٹر روز ویلٹ چھٹی ختم ہونے سے قبل یعنی کل تک واپس آ جائینگے۔ جاپان نے مسٹر کارڈل ہل کی تجاویز کا جو جواب دیا ہے۔ وہ ابھی یہاں نہیں پہنچا مگر ایک جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض پر جاپان کو اعتراض ہے برما اور سنگاپور میں احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ گورنر برما نے سرحدی علاقہ کا انتظام جنرل آفیسر کمانڈنگ کے سپرد کر دیا ہے۔

قاہرہ۔ ۳۰ر نومبر۔ طبروق کی فوجوں سے ہماری باہر کی فوجوں نے جو سلسلہ ملایا ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ سلسلہ پانچ میل سے زیادہ میں ہے۔ اگر یہ فولادی دیوار قائم کرنے میں کامیابی ہو گئی۔ تو دشمن کے لئے مغرب کی طرف سے بچ نکلنا مشکل ہو جائیگا۔ جرمن کوشش کر رہے ہیں کہ ریگستان میں ان کے جو ٹینک دستے ادھر ادھر منتشر ہو گئے ہیں۔ ان کو اکٹھا کیا جائے۔ طبروق سے جنوب مشرق کی طرف بہت بڑے علاقہ میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ سیدی عمر کے جنوب میں جو اطالوی ڈویژن ہیں۔ جرمن ان کے ساتھ سلسلہ قائم کرنے میں شاید کامیاب ہو گئے ہیں۔ مصر پر حملہ کرنے کے لئے جو جرمن دستے بھیجے گئے تھے وہ ایک دوسرے سے قطع ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

ماسکو۔ ۳۰ر نومبر۔ روسٹوف کی جرمن فوج ٹاگن راگ سے ہوتی ہوئی بھاگ رہی ہے۔ اور روسی اسکا پیچھا کر رہے ہیں۔ جرمنوں میں بھگدڑ مچ گئی ہے۔ روسی قبضہ سے قبل تین روز یہاں خوفناک لڑائی ہوئی تھی۔ جس میں ۵ ہزار جرمن مارے گئے۔ ۹۲ توپیں دس ہزار گولے۔ نوے ہوا مار توپیں۔ اور سو کے قریب مشین گنیں روسیوں کے ہاتھ آئیں۔ نارووک کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ جرمنوں نے اپنا پیچھے ہٹنا مان لیا ہے۔ کریمیا میں بھی روسی جوابی حملے کر رہے ہیں۔ ماسکو کے محاذ پر جرمن آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ اور حالت نازک ہے۔

لنڈن۔ ۲۹ر نومبر۔ ایک امریکن اخبار نے لکھا ہے کہ اس وقت امریکہ میں جرمنی کی پانچ لاکھ خفیہ فوج کام کر رہی ہے۔ جن میں ۲۵ ہزار جرمن تربیت یافتہ سپاہی بھی ہیں۔

سائیگان۔ ۲۹ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ کا بہت سا حصہ ترکی کے سمندروں میں بھاگ گیا ہے۔ جہاں اسے نظر بند کر دیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بحیرہ بالٹک کے بھی ۲۲ ہزار ٹن کے روسی جہاز لاپتہ ہیں۔ اور خیال ہے کہ وہ بھی کسی غیر جانبدار ملک میں نظر بند ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان لیکچر لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ساتواں امتحان انشاءاللہ ۲۵ر صلح (جنوری) کو لیا جائے گا۔ اس امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب بکڈپو تالیف و اشاعت سے ۲ر فی کتاب کے حساب سے مل سکتی ہے۔ احباب کتاب منگوا کر ابھی سے امتحان کی تیاری شروع فرماویں۔

قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ابھی سے احباب و خواتین میں تحریک شروع فرماویں اور اس بارہ میں پُر زور پروپیگنڈا فرما کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں انہیں امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرماویں + (خاکسار عبداللطیف مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی